REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

157

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱ر

۱۵ رشوال ۱۳۷۶ھ

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۶ ہجرت ۱۳۳۶ ہش | ۱۶ مئی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۱۶

اخبار احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی (مقیم حیدرآباد دکن) بہت بیمار ہیں اور کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کے خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ظاہری حالت بہت زیادہ تشویش پیدا کرنے والی ہے۔ ایسے بزرگوں کے وجود جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض حاصل کئے۔ اور جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہنے اور خدمات بجالانے کا شرف حاصل ہوا۔ بہت قیمتی وجود ہیں۔ ایسے قیمتی وجودوں میں سے ایک حضرت عرفانی صاحب ہیں۔ احباب کرام حضرت عرفانی صاحب اور تمام دوسرے بزرگوں کے لئے خاص توجہ اور درد والحاح سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے آمین۔

مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب آف گنری کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ان کا موتیا بند کا اپریشن کامیابی کے ساتھ ہو گیا ہے۔ عام حالت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ احباب کرام ڈاکٹر صاحب کی شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اگر عراق کو نقصان پہنچا تو یہ ہر عرب ملک کو نقصان پہنچنے کے مترادف ہوگا

عربوں کی بھلائی کیلئے ہاشمی اور سعودی خاندانوں میں دوستی اور مودت ضروری ہے

(شاہ سعود)

بغداد ۱۵ رمئی۔ شاہ سعود نے جو آجکل عراق کے دورے پر بغداد آئے ہوئے ہیں کہا ہے کہ اگر عراق کو کسی قسم کا نقصان پہنچا تو یہ ہر عرب ملک اور خاص طور پر سعودی عرب کو نقصان پہنچنے کے مترادف ہوگا۔ شاہ سعود کل ایک خصوصی تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا عربوں کی بھلائی کے لئے ہاشمی اور سعودی خاندانوں میں گہری دوستی اور مودت نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں تمام دنیائے عرب کے درمیان کامل اتحاد و اتفاق کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ جہاں تک عربوں کے اتحاد کا تعلق ہے اس میں عراق کو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر عراق کو کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس میں صرف اکیلے عراق کا ہی نہیں بلکہ سارے عرب ممالک کا نقصان ہے۔

شاہ حسین نے بغداد جانے کا ارادہ ترک کر دیا

وہ شاہ فیصل اور شاہ سعود سے پھر کسی وقت ملاقات کرینگے

عمان ۱۵ رمئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ حسین نے شاہ فیصل اور شاہ سعود سے ملاقات کے لئے بغداد جانے کا فیصلہ منسوخ کر دیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ شاہ حسین کو اپنے دو حکمران بھائیوں سے ملکر بڑی خوشی ہوتی۔ لیکن موجودہ حالات میں ان کے لئے بغداد جانا ممکن نہیں ہے وہ اب شاہ فیصل اور شاہ سعود سے کسی اور وقت ملاقات کریں گے۔

ایک اطلاع کے مطابق شاہ حسین بغداد جانے کے لئے بالکل تیار تھے۔ لیکن آخر وقت میں انہوں نے اچانک اپنا ارادہ تبدیل کر لیا۔

امریکہ ایٹمی تجربات بند نہیں کریگا

واشنگٹن ۱۵ رمئی۔ امریکہ نے کل جاپان کی یہ درخواست مسترد کر دی۔ کہ وہ اس ماہ نوادا میں اپنے مجوزہ ایٹمی تجربات کو منسوخ کر دے۔ اس سلسلہ میں محکمہ خارجہ میں جاپانی سفارت خانہ کے قائمقام سربراہ مسٹر شیموڈا کو ایک مراسلہ دیا گیا۔ مراسلہ پر امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کے دستخط ہیں۔ مراسلہ میں جاپان کے اس خدشہ سے ہمدردی ظاہر کی گئی ہے کہ ایٹمی تجربات سے عالمی ریڈیائی ذرات کی سطح میں اضافہ ہوگا۔ جس سے انسانیت کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ واضح رہے کہ جاپان نے امریکہ برطانیہ روس اور فرانس سے ایٹمی تجربات بند کرنے کی درخواست کر رکھی ہے۔

مکمل چاند گرہن

لاہور ۱۵ رمئی۔ یہاں ۱۳-۱۴ رمئی کی درمیانی شب کو پونے دو بجے کے بعد مکمل چاند گرہن دیکھا گیا۔ اور ایک گھنٹہ تک چاند مکمل طور پر چاند مکمل طور پر گہنایا رہا۔ اور اس کا رنگ بھورا سا ہو گیا۔ سحری کے وقت چاند مغرب میں غروب ہونا شروع ہوا تو اس وقت بھی اس کا ایک کنارا سیاہی مائل نظر آرہا تھا۔ — پنجاب یونیورسٹی کی رصدگاہ نے سات انچ کی دوربین کے ذریعہ چاند گرہن کی تصاویر اتاریں۔ فلکیات کے متعدد طلباء بھی چاند گرہن دیکھنے کے لئے رصدگاہ میں آئے ہوئے تھے۔

عالمی بنک کا وفد کراچی آئیگا

کراچی ۱۵ رمئی۔ عالمی بنک کا وفد پاکستان میں بجلی کی ضروریات اور ترقی کے آئندہ پروگرام کا جائزہ لینے کے لئے اس ماہ کے آخر میں کراچی پہنچ رہا ہے۔

کپڑے کی قیمتیں کم کرنے والی کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۱۵ رمئی۔ کپڑے کی قیمتیں کم کرنے والی کمیٹی کا کل یہاں دوسرا اجلاس ہوا۔ جس میں ایک سب کمیٹی قائم کی گئی۔ سب کمیٹی ملز کے تیار کردہ کپڑے کی قیمتوں کا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

— لندن ۱۵ رمئی۔ برطانیہ کے وزیر بحریات لارڈ ہارنے آج یہاں اعلان کیا کہ کل سے برطانیہ میں پٹرول کا راشن ختم کر دیا جائے گا۔

امریکہ نے فوجی سامان یوگوسلاویہ بھیجنے پر سے پابندی اٹھالی

واشنگٹن ۱۵ رمئی۔ امریکہ نے فوجی سامان یوگوسلاویہ بھیجنے پر سے پابندی اٹھالی ہے۔ واشنگٹن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے پوری کوشش کر رہا ہے۔ اس کوشش میں اس کی مدد کرنے کے لئے حکومت امریکہ نے فوجی سامان کی ترسیل پر سے پابندی اٹھالی ہے۔

سلطان مراکش نومبر میں امریکہ جائیں گے

رباط ۱۵ رمئی۔ سلطان مراکش سدی محمد بن یوسف نے نومبر میں امریکہ کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔

احمد شاہ کے متعلق درخواست کی سماعت

کراچی ۱۵ رمئی۔ مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے کراچی بنچ نے مبینہ ایرانی ڈاکو احمد شاہ اور اس کے خاندان کے سترہ افراد کے بارے میں اجرائے پروانہ کی درخواست کی سماعت کل بھی جاری رکھی۔ مرکزی حکومت کے وکیل نے کل اپنے دلائل ختم کر لئے۔ اب حکومت مغربی پاکستان کے وکیل اپنے دلائل پیش کریں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ رمئی ۱۹۵۷ء

ملکر کام کرنے کا ادّعا

جناب میاں محمد صاحب کی طرح الحاج حافظ محمد حسن صاحب چیمہ ایڈووکیٹ گجرات نے بھی دونوں جماعتوں کے اتحاد کی اپیل فرمائی ہے۔ چنانچہ اتحاد کی پوری توجوہات لکھ کر آپ رقمطراز ہیں۔

"غرض اکثر امور و نقاط پر ہمارا اتحاد ہے۔ تو کیا اس قدر اتحاد رکھنے کے باوجود ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم ایک دوسرے کے دست و گریبان ہوں۔ اور ذاتیات پر بحث کرکے معاندین کے لئے سامان تضحیک پیدا کریں۔"

(پیغام صلح ۸ رمئی ۱۹۵۷ء)

اس کے بعد جیسا کہ شروع میں بھی آپ نے اپنی اس دلیل کی عملاً خود ہی دھجیاں اڑانے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔ شروع میں تو آپ نے لکھا ہے کہ الفضل کا معیار صحافت چند ماہ سے بہت پست ہوگیا ہے۔ اور پھر فرماتے ہیں کہ خادم صاحب کا مضمون چھاپنے والے پرچے تو گٹر پریس بن گئے ہیں۔ اس کے جواب میں تو ہم صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ممکن ہے پیغام صلح کی پست قامتی کے پیش نظر شاید الفضل کو بھی بات سمجھانے کے لئے کبھی جھکنا پڑا ہو اور خادم صاحب کے مضامین چونکہ چیمہ صاحب کی ذہنیت کو واشگاف کرتے ہیں اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو الفضل کے آئینہ میں اپنی تحریر کا عکس نظر آیا ہو۔ ورنہ الفضل خدا کے فضل سے ہمیشہ سے اپنا معیار بے لوث رکھتا چلا آرہا ہے۔ اور باوجود احراریوں۔ مودودیوں اور پیغامیوں کی اشتعال انگیزیوں کے اس نے اخلاق کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

ہم نے پہلے بھی کہا ہے۔ اور اب بھی چیلنج کرتے ہیں کہ تقسیم کے بعد سے لے کر آج تک کے پیغام صلح اور الفضل کے فائل کھاکر حساب لگا لیا جائے۔ کہ پیغام صلح نے کتنی گستاخیاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شان میں کی ہیں۔ اور الفضل نے پیغامی بزرگوں کا کس انداز میں ذکر کیا ہے۔

ہم نے جو کچھ بھی کبھی لکھا ہے صریح اور بین حوالوں کی بناء پر لکھا ہے۔ اور حوالوں کو توڑ مروڑ کر پیش نہیں کیا۔ لیکن اس کے خلاف پیغامی دوستوں نے محض جذبات انداز میں "محمود دشمنی" کا اظہار کیا ہے۔ افتراؤں اور دشمنان حق کی باتوں کی بنیاد پر الزام تراشیوں کی حد تک چلے گئے ہیں خیر

باقی رہی اتحاد کی اپیل تو جیسا کہ ہم نے کہا ہے چیمہ صاحب نے اس مضمون میں اپنی اپیل کی دھجیاں خود فضائے آسمانی میں اڑائی ہیں۔ چنانچہ اتحاد کی اپیل کی وجوہات گننے کے معاً بعد آپ لکھتے ہیں۔

"فسادات پنجاب کے وقت ہم نے پوری کوشش کی کہ قادیانی احباب کی مدد کی جائے۔ اور جو کچھ ہم سے ہو سکا۔ وہ ہم نے قلمی رنگ میں ان کی مدافعت میں کیا۔ ہم نے اس وقت بھی تکفیر اہل قبلہ کے خلاف زبردست احتجاج کیا تھا کہ غیر احمدی علماء مشق کفر سازی سے مسلمانوں میں افتراق و انشقاق پیدا کر رہے ہیں۔ ہماری تحریریں اس بات پر شاہد ہیں کہ مصیبت کے وقت ہم تحریک احمدیہ کے پوری طرح وفادار رہے۔ اور مسیح موعود کے نام لیواؤں کی ہم نے پوری پوری مدد اور مدافعت کی"

(پیغام صلح ۸ رمئی ۱۹۵۷ء)

ہمیں اس تعلّی کی تردید کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر چیمہ صاحب کے دل میں اپنی اتحاد کی اپیل کا ذرا بھی اثر ہوتا۔ تو آپ کم از کم ان باتوں کا بھی ذکر کرتے جو حضرت امام جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ نے پیغامیوں کی حفاظت کے متعلق کی تھیں۔ اور پھر احمدیوں کو احراریوں کی طرح "قادیانی قادیانی" نہ لکھتے

ان باتوں کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے ہم پھر بھی چیمہ صاحب کے اس خیال کو اچھا سمجھتے ہیں۔ کہ باہم تنازعات کو ختم کرنا چاہیئے۔ البتہ اتنا عرض کریں گے کہ چیمہ صاحب اس امر میں سنجیدہ ہرگز نہیں ہیں۔ اگر وہ سنجیدہ ہوتے تو اول تو وہ امام جماعت احمدیہ کے خلاف الزام تراشی سے باز رہتے۔ اور جو کچھ انہوں نے جماعت احمدیہ کی تطہیر کے لئے کیا ہے اس کو appreciate (سمجھنے) کرنے کی کوشش کرتے۔ اور اس عظیم انسان کی فراست کی داد دیتے کہ اس نے کس طرح ایسے گندے مواد کو جو اندر ہی اندر جماعت کو گھن کی طرح کھا سکتا تھا نکال کر باہر پھینک دیا ہے، پھر ایسے گندے مواد کو سینے سے لگا کر چیمہ صاحب کے منہ سے اتحاد کی اپیل کس طرح سجتی ہے۔ چیمہ صاحب جماعت احمدیہ کی تنظیم کی مضبوطی کے معترف ہیں۔ مگر یہ سمجھتے نہیں کہ ایسی مضبوط تنظیم اس وقت معرض ظہور میں آسکتی ہے۔ جب اس کو ہر قسم کی اندرونی اور بیرونی امراض سے محفوظ رکھا جائے۔ ورنہ جماعت احمدیہ بھی اسی طرح "مجھی بھر" بنی رہتی جس طرح کا چیمہ صاحب کو ذاتی تجربہ ہے۔

دنیاوی مضبوط تنظیم کے قیام و استحکام کے کیا کیا اصول ہیں۔ وہ چیمہ صاحب کتابوں سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں ان کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر چیمہ صاحب ان کا مطالعہ آزادانہ کریں گے۔ تو انہیں معلوم ہو جائیگا کہ جہاں دنیاوی تنظیموں میں "صدارت" لازمی چیز ہے۔ وہاں مذہبی تنظیموں میں "خلافت" لابدی ہے۔ دنیاوی تنظیموں میں صرف قانونی پابندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن روحانی تنظیموں میں والہانہ خلوص دلی اولین چیز ہے۔ اس کے بغیر کوئی روحانی تنظیم چل نہیں سکتی۔ اسلامی تاریخ میں خلافت راشدہ اور سلطانی ادوار کا باہم موازنہ اس حقیقت پر روشنی ڈال سکتا ہے۔

جہاں تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا تعلق ہے۔ خود ساختہ اختلاف عقائد کو نظر انداز کرکے یہ سوچنا ہے کہ جماعت سے جو حصہ علیحدہ ہوا وہ کس طرح علیحدہ ہوا۔ اور کہاں سے ہوا۔ جب اس کا تعین ہو جائے۔ تو پھر آسانی سے وہ فارمولا بھی وضع کر سکتے ہیں۔ جس پر عمل کرکے یہ ٹوٹی ہوئی شاخ درخت سے پھر لگ کر پھول پھل سکتی ہے۔

مختصراً ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد کونسا نظام طبعاً جماعت میں قائم ہوا۔ دوسرے لفظوں میں دیکھنا یہ ہے۔ کہ جو نظام طبعاً اور اجماعاً قائم ہوا وہ انجمن خلیفۃ المسیح "کا نظام تھا جیسا کہ اب پیغامی بزرگ کہتے ہیں۔ یا نظام خلافت تھا جیسا کہ ہم مانتے ہیں۔ جب عملاً ایک نظام قائم ہوگیا۔ تو اب کسی دوسرے نظام کے حق میں زبانی کتنے بھی دلائل دیئے جائیں سب لاطائل ہوں گے۔ اس نتیجہ کو تسلیم نہ کرنے کے لئے چیمہ صاحب کے پاس کیا دلائل ہیں؟ یقیناً کوئی دلیل نہیں۔ اس کے خلاف آفتاب آمد دلیل آفتاب کے مطابق خلافتی نظام کی یہ بین دلیل ہی ہزاروں دلائل پر بھاری ہے۔ کہ جہاں "انجمن خلیفۃ المسیح" کا نظام اندرونی طور پر سخت کمزور ہے اور بیرونی طور پر بھی سکڑتا جا رہا ہے۔ وہاں خلافتی نظام روز بروز مضبوط سے مضبوط تر بھی ہوتا جا رہا ہے۔ اور وسعت میں بڑھتا بھی چلا جا رہا ہے۔ اور گاہے گاہے شاخ تراشی کے باوجود ہو رہا ہے۔ جس طرح ایک ہوشیار باغبان وقت پر درخت کو چھانٹتا ہے تو درخت اور بھی پھیلتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ پھل دیتا ہے۔

اگر آج سے ہی چیمہ صاحب اور میاں محمد صاحب اس نہج پر سوچنا شروع کر دیں۔ تو یقیناً ان کی اپیل بامعنے سنجیدہ اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ ورنہ نہیں کیونکہ جب تک الگ راستہ پر جانے والے واپس اسی جگہ نہ آئیں گے۔ جہاں سے انہوں نے جداگانہ راستہ اختیار کیا۔ اس وقت تک وہ اس بڑھتے ہوئے قافلہ کو نہیں پا سکتے۔ جو شروع سے ہی سیدھا "خلافت علیٰ منہاج نبوت" کے راستہ پر ہزارہا مشکلات کے مقابلہ میں چلا جا رہا ہے۔

برادرم۔ اختلاف عقائد محض ڈھونگ ہے۔ بہانہ ہے علیحدگی کے جواز کے لئے خود غرضی ہے ورنہ آپ کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعوےٰ فرمایا۔ اگرچہ حضور اقدس کو صاف "نبی" نہیں بلکہ "امتی نبی" کہنا چاہیئے نبی کا درجہ بہرحال محدث سے اوپر ہوتا ہے۔ اس لئے نبی محدث اور مجدد بھی ہوتا ہے۔ البتہ امتی نبی کی تشریح میں آپ اختلاف کر سکتے ہیں۔ مگر اس بات کا آپ کو اعتراف کرنا ضروری

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

158

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی

ایک سو ستاون اشخاص کا قبول اسلام تین ہزار سے زائد افراد تک پیغام حق قرآن پاک اور دیگر اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت

احمدیہ مشن نیانزا پراونس کی سالانہ رپورٹ

مرتبہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل مبلغ مشرقی افریقہ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے زیر رپورٹ عرصہ میں ۲۰۷۱ میل سفر کیا گیا اور مختلف علاقوں کے بیس کے قریب دورے کئے گئے جو نیانزا پراونس کے مشرق مغرب اور شمال و جنوب دور دور مقامات تک کے تھے تین ہزار (۳۰۰۰) سے زائد اشخاص تک زبانی پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور چار ہزار سے زائد اشتہارات اور کتب سواحیلی، انگریزی اور لوو (LUO) زبان کے تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ بیالیس معززین کو جو قصبوں اور باہر کے قصبات میں فروکش ہیں ملکر ان سے تعلقات پیدا کئے اور تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر دیا گیا۔ قرآن مجید انگریزی اور سواحیلی فروخت کئے گئے۔ اور ڈیڑھ صد شلنگ (۱۵۰/-) کے قریب دوسرا لٹریچر فروخت کیا گیا۔ ایک سو ستاون افراد داخل سلسلہ ہوئے۔ افریقن احمدیوں سے اڑھائی سو شلنگ کے قریب چندہ وصول کیا

نیانزا پراونس کی وسعت

نیانزا پراونس ایک بہت بڑا وسیع ... بعض پہاڑی ہے اور سطح مرتفع کا علاقہ ہے۔ ... جھیل وکٹوریہ کے اردگرد پھیلا ہوا ہے اور چونکہ لوو زبان میں نیانزا جھیل کو کہتے ہیں اسی وجہ سے اس علاقہ کا نام نیانزا پراونس رکھا گیا ہے یوروپین لوگ اس کو بعض اوقات لیک (LAKE) پراونس بھی کہتے ہیں اس وسیع علاقہ میں خاکسار تین افریقن معلمین کے ساتھ فریضہ تبلیغ بجا لاتا ہے۔

دورہ جات

زیر رپورٹ عرصہ میں ۲۰ دورے کئے۔ چار دورے میوانی کے کئے جن میں ہوائی اسٹیشن کے عیسائی افریقن ملازمین کو لٹریچر دیا گیا۔ گارڈوں میں اور باہر بھی اشتہارات اور کتب دی گئیں۔ اور میوانی شوگر ملز کے ملازمین کو لٹریچر دیا گیا۔ تین دورے کاکامیگا (Kakamega) کے کئے گئے۔ اور ان لوگوں کی روحانی تشنگی بجھانے کے لئے لٹریچر اور کتب تقسیم کی گئیں اور بیچی گئیں اور زبانی تبادلہ خیالات کیا گیا۔ وگمبوگی مارکیٹ اور کیو سوا کا، کے دورے کئے گئے۔ چھ دورے دابور ، یالا (Yala) اور اگنیاں کے کئے گئے۔ اور علاوہ لٹریچر تقسیم کرنے اور زبانی تبلیغ کرنے اور معززین سے ملاقات کرنے کے مقامی جماعتوں کی تربیت کا کام بھی کیا گیا۔ ان کو مختلف مسائل سمجھائے، مالی قربانی کی تحریکات کیں۔ اور نماز اور دینی اسباق دئے گئے۔ چار دورے اسیمبوبے (Asem Bo Bay) کے کئے گئے اور اس علاقہ کے پندرہ پندرہ بیس بیس میل دور تک کے دیہات اور قصبات کا دورہ کیا گیا۔ لٹریچر تقسیم کرنے اور ملاقاتوں کے علاوہ جماعتوں کی تربیت میں مصروف رہا۔ خطبات اور زبانی مسائل بیان کئے گئے اور احمدیوں کو دینی اسباق اور نماز کے اسباق دئے گئے۔ سکول کی تعلیم کے سلسلہ میں احمدی احباب سے مشورہ اور چیف اور اس کے عملہ سے ملاقات کی۔ اور سامان تعمیر فراہم کرنے کے لئے کوشش رہا اور ضروری ہدایات دی جاتی رہیں۔ ایک دورہ (ISIKI) کے علاقہ کا کیا گیا اس میں بھی علاوہ دیگر امور کی سرانجام دہی کے جماعتوں کی تربیت کی کوشش کی گئی۔

کسموں میں تبلیغی جدوجہد

مارکیٹ اور افریقن آبادی، اسٹیشن، بندرگاہ اور بازاروں میں پھر کر افریقنوں اور ایشین لوگوں کو لٹریچر دیا جاتا رہا۔ اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات اور اسلام کی تعلیم، قرآن کریم کی صداقت اور اسلام اور احمدیت کی صداقت وغیرہ مضامین پر بحث تمحیص کی گئی۔ معززین شہر سے ملتا رہا

تربیت

دوروں میں علاوہ تبلیغی مصروفیتوں کے افریقن احمدی احباب کی تربیت کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ بعض کو نماز کے اسباق دئے جاتے ہیں۔ بعض یسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔ بعض قرآن کریم ناظرہ پڑھتے ہیں۔ اور بعض کو آیات کا مطلب بھی سکھایا جاتا ہے غرض ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ مسلمان باعمل بھی بن جائیں۔ کسموں کے قیام کے دوران میں مختلف ... بچوں، نوجوانوں کی مشن ہاؤس میں تربیت کی جاتی ہے۔ بعض نماز کے اسباق یاد کرتے ہیں۔ بعض اسلام کے اسباق سواحیلی میں پڑھتے ہیں۔ بعض یسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔ نیز روزانہ صبح کی نماز کے بعد حدیث شریف کا درس ہوتا ہے۔ رمضان المبارک میں صبح و شام عورتوں اور مردوں میں الگ الگ ایک ایک پارہ کا درس دیا جاتا ہے کافی عرصہ تک اتوار کو قرآن کریم کا درس ہوتا رہا۔ پھر میرے باہر سفر پر جانے کی وجہ سے بند ہوا۔ اسکے علاوہ مختلف اوقات میں جماعتی جلسے ہوتے ہیں۔ جن میں مختلف مسائل بیان کئے سمجھائے ہیں۔ مثلاً جلسہ سالانہ ربوہ کے اختتام والے دن اجتماعی دعا سے پہلے دعا کی اہمیت بیان کی جاتی ہے۔ دوران سال منافقین کی فتنہ انگیزی کی اطلاع ملنے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مصلح موعود ہونے اور خلافت حقہ اسلامیہ کے منصب پر فائز ہونے اور خلافت کے ساتھ وابستگی کی ضرورت وغیرہ اہم مسائل پر جلسے ہوئے اور ریزولیوشن پاس کر کے مرکز بھجوائے گئے۔ پھر حضور سے عہد وفاداری تازہ کرنے کے لئے جلسہ کیا گیا۔ اس میں بھی خلافت کے ساتھ متمسک رہنے اور وفاداری دکھانے کے متعلق تقریر کی۔ پھر ابھی تھوڑے سے دن ہوئے کہ مصلح موعود کی پیشگوئی بیان کرنے کے لئے جلسہ کیا عیدین کے موقعہ پر بعض افریقن احمدی کسموں مسجد میں عید کی نماز میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے۔ جن میں سے بعض چالیس میل تک نماز کے لئے پیدل سفر کر کے تشریف لائے۔

عید کی نماز کے بعد پاکستانی اور افریقن احباب نے مل کر کھانا تناول فرمایا۔ عید الاضحیہ کے موقع پر کھانے کے بعد افریقنوں کو ان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے تقریر کی

دیگر مصروفیات

مرکزی اور دیگر مقامات سے آمدہ خطوط کے جوابات دئے جاتے رہے سلسلہ کے حالات سے واقفیت کے لئے سلسلہ کے اخبارات زیر مطالعہ رہے

نتائج

ان تمام کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے ثمر دار بنایا اور اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے محض فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے نتیجہ میں (۱۵۷) ایک سو ستاون افراد داخل سلسلہ ہوئے اور ۳۰۰ شلنگ کا مختلف لٹریچر یعنی قرآن کریم انگریزی، سواحیلی اور دیگر انگریزی اور سواحیلی کی کتب فروخت ہوا ہر قسم کا لٹریچر مرکزی دفتر نیروبی سے کافی تعداد میں ملتا رہا۔ اس سال افریقن احمدی پچھلے سال سے دگنا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ان کا قدم اخلاص اور قربانی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ بعض موانع کی وجہ سے ابھی تک سکول کی عمارت تعمیر نہیں ہو سکی گو خدا کے فضل سے ۱۱۲۰ بلاک سکول کی تعمیر کے سلسلہ میں بن چکے ہیں۔ اور ایک دو سو جو کم ہیں۔ وہ بھی عنقریب تیار ہو جائیں گے۔ اور عنقریب سکول کی عمارت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ و باللہ التوفیق۔

گذشتہ مئی میں مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے برادرم محمد اکرم خانصاحب غوری کی معیت میں اور مولوی محمد منور صاحب کے ساتھ اس علاقہ کا دورہ کیا۔ اور سکول کے لئے جگہ کا انتخاب کر کے تعمیر کے متعلق فیصلہ کیا۔ مکرم غوری صاحب نے ضروری امداد کا وعدہ کیا۔ بلاکس کے لئے تمام سیمنٹ وہ اس وقت تک مہیا کر چکے ہیں۔ جزاہ اللہ۔ احباب ان کے کاروبار میں ترقی کے لئے دعا کریں۔ مکرم محمد حبیب صاحب جیوانی نے ضروری نقشہ اور نقشہ وغیرہ کے بنانے میں امداد دی۔ جزاہ اللہ

الملخص: اس عرصہ میں ۴۷۰۰ اشتہارات و کتب تقسیم کی گئیں۔ تین ہزار سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ ۲۰۷۱ میل سفر کیا۔ ۱۱۳ خطوط لکھے۔ رمضان شریف میں دو دفعہ قرآن کریم سنایا گیا۔ درس حدیث کسموں میں مقیم ہونے کی صورت میں روزانہ دیا گیا۔ جماعت سے متعدد اجلاس کر کے مختلف مسائل کے متعلق تقاریر کی گئیں۔ خطبات جمعہ میں حضرت امیر المومنین کے خطبات بھی سنائے گئے۔ اور جب حضور کا خطبہ موصول نہ ہوتا تو خاکسار پیش آمدہ مسائل پر خطبہ دیا جاتا۔ عیدین کے موقعہ پر بھی خطبہ جات دئے گئے۔ جن میں عید کے متعلق مسائل بیان کئے گئے۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

چندہ جلسہ سالانہ

(از مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال)

"در اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دے دینا چاہیئے" (المصلح الموعود)

چندہ جلسہ سالانہ کی وصول میں غیر معمولی اضافہ

اگرچہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں پچھلے دو سالوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ لیکن پھر بھی ۵۷-۱۹۵۶ء کی وصول شدہ رقم سے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے اخراجات پورے نہ ہو سکے کیونکہ اس سال جلسہ پر آنے والے احباب کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہو گیا تھا۔

امام جماعت احمدیہ کی مقبولیت کا ایک چمکتا ہوا نشان

اس جلسہ سالانہ پر اتنی بڑی تعداد میں شمع خلافت کے پروانوں کا جلسہ میں شامل ہونا جس کی نظیر پہلے سالوں میں نہیں ملتی۔ ایک بہت بڑا نشان تھا۔ اس سال بالخصوص فتنہ پرداز منافقوں نے کذب و افتراء کا ایک طوفان کھڑا کر رکھا تھا۔ ان کا یہ دعویٰ تھا کہ جماعت میں (نعوذ باللہ) بغاوت پیدا ہو رہی ہے۔ اس کے برخلاف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ "وہ دوستوں کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ پہلے سے کئی گنا زیادہ تعداد میں جلسہ پر آئیں اور پہلے سے کئی گنا زیادہ اخلاص لے کر جائیں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ر نومبر ۵۶ء)

جلسہ سالانہ پر آنے والے ہزاروں ہزار احباب نے دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی دعا کو قبول کیا اور کس طرح دشمنوں کے جھوٹ کی قلعی کھول دی مومنوں کے لئے یہ ایک چمکتا ہوا نشان تھا۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کی توقعات سے بڑھ کر اپنے فضل نازل کرتا ہے

اسی خطبہ جمعہ میں حضور نے چندہ جلسہ سالانہ کے لئے بھی تحریک فرمائی تھی۔ اور حضور کے خدام نے اس تحریک پر بھی والہانہ لبیک کہی۔ اور جلسہ کے اخراجات کے لئے پہلے سے ہزار ہا روپیہ زیادہ جمع کر دیا۔ لیکن مومن ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اندازہ لگانے میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی توقعات سے بڑھ کر اپنے فضل نازل کرتا ہے۔ جماعت نے جتنے زائرین کی توقع رکھتے ہوئے بڑھ چڑھ کر چندہ جلسہ سالانہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت زیادہ دوستوں کو جلسہ پر آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ نتیجہ ظاہر ہے۔

شروع سال میں چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنے کے فوائد

اس عظیم الشان نشان کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت پر جو فضل کیا ہے اور اس کے نتیجہ میں احباب کے ایمان میں جو ترقی ہوئی ہے۔ اس کے شکرانہ کے طور پر تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ اسی وقت سے جبکہ صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال شروع ہوا ہے۔ آئندہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے چندہ جمع کرنا شروع کر دیں اور اس کی وصولی کے لئے پہلے سے زیادہ محنت اور کوشش کریں تا وقت پر پوری رقم جمع ہو جائے۔ شروع سال میں چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنے کے کئی فائدے ہیں۔

اول یہ کہ وقت پر روپیہ حاصل ہو جانے سے اجناس بہت سستی مل جاتی ہیں اور اس لئے اخراجات میں بہت بچت رہتی ہے۔

دوم۔ جو جماعتیں جلسے سے پہلے اپنا چندہ جلسہ سالانہ پورا نہیں کرتیں۔ انہیں بعد میں چندہ کی ادائیگی بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ الا ما شاء اللہ

سوم:۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کا بھی ثواب مل جاتا ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ کے بارہ میں حضور کے ارشادات

حضور نے اپنے خطبہ فرمودہ ۱۹ر نومبر ۱۹۵۴ء میں فرمایا تھا کہ:۔

"پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کے متعلق متواتر کئی سالوں سے دیکھا گیا ہے کہ جو جماعتیں شروع سال میں چندہ دے دیتی ہیں وہ تو دے دیتی ہیں۔ اور جو شروع میں نہیں دیتیں۔ ان کے ذمہ کافی بقایا رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمارے سالانہ بجٹ کو نقصان پہنچتا ہے اور ان کے ذمہ بھی بعض دفعہ دو دو سال کا چندہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے دینے کا ہمارے ملک میں سالہا سال سے رواج چلا آتا ہے۔ جلسہ سالانہ ایک اجتماع کا موقعہ ہے اور اجتماع کے موقعہ پر ہمارے ملک میں لوگوں کی عادت ہے کہ ۲

۲ وہ کچھ نہ کچھ امداد فرود کرتے ہیں۔ ....

"ہمارا جلسہ سالانہ تمام عرسوں اور اجتماعوں سے بالکل مختلف ہے۔ اور اس میں حصہ لینا بڑے ثواب کا کام ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ ابھی سے جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہمارا لمبا تجربہ ہے کہ جو جماعتیں جلسہ سالانہ سے پہلے چندہ دے دیتی ہیں۔ وہ تو دے دیتی ہیں۔ اور جو رہ جاتی ہیں۔ رہتی چلی جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو بعد میں نظارت بیت المال کے پیچھے پڑنے کی وجہ سے اور خط و کتابت کرنے پر آخر سال میں چندہ پورا کر دیتی ہیں اور بعض جماعتوں کے ذمہ دو دو سال کا بقایا چلا جاتا ہے۔ حالانکہ انتظام پر تو بہر حال روپیہ خرچ ہوتا ہے۔......

"پس پہلے تو میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں۔ تا کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے۔ اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دے دینا چاہیئے کیونکہ اگر اجناس وقت پر خریدی جائیں تو ان پر بہت کم خرچ آتا ہے۔ اگر روپیہ پاس ہو اور مئی۔ جون یا جولائی میں تمام اجناس خرید لی جائیں۔ تو آدھے روپے میں کام بن جاتا ہے۔ ....

بہر حال جماعت کو چاہیئے کہ وقت پر چندہ دے تا کارکن سہولت سے چیزیں خرید سکیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ر نومبر ۱۹۵۶ء)

شریعت اسلامیہ کے مطابق ترکہ کی تقسیم

(۲)

سلسلہ کیلئے دیکھو الفضل ۲ر مئی

قرآن کریم کے کامل شریعت ہونے کا یہ بھی ایک ثبوت ہے کہ جہاں دوسرے مذاہب ترکہ کی تقسیم کے بارہ میں خاموش ہیں وہاں قرآن کریم کے پارہ چہارم میں ترکہ کی تقسیم کے متعلق مفصل بیان موجود ہے اور جہاں غیر مذاہب میں عورتوں کے حقوق نظر انداز کئے جاتے ہیں وہاں اسلام عورتوں کے حقوق کو قائم کرتا ہے۔ چنانچہ محولہ بالا مقام میں مردوں کے ساتھ عورتوں کا اور بھائیوں کے ساتھ بہنوں کا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلعم سے پہلے بھی عرب کے لوگ عورت کو کوئی مقام نہ دیتے تھے۔ مگر اسلام کے قیام کے بعد عورت کو خاص درجہ مل گیا۔ اور خدا نے فرمایا۔ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف کہ جیسے مردوں کے حقوق ہیں۔ ویسے عورتوں کے بھی حقوق ہیں۔ اس تعلیم سے اسلام نے عورت کو عزت کے مقام پر کھڑا کر دیا۔ اور ایک لمبا زمانہ تین سو سال تک یہ اسلامی ترقی اور عروج کی صورت قائم رہی۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ زوال کی صورت پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ اور اسلامی شریعت اور احکام کو پس پشت ڈالا گیا۔ تب آنحضرت کے فرمان "لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ھؤلاء" (بخاری) کہ ایمان دنیا سے اٹھ جائے گا۔ تو دوبارہ ایک فارسی الاصل شخص کے ذریعہ قائم ہوگا۔ سو خدا کا فضل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت شریعت اسلامیہ اور احکام اسلام پر عملدرآمد رکھتی ہے۔ حضور کا یہ الہام بھی ہے "یقیم الشریعۃ ویحیی الدین" (تذکرہ) کہ مسیح موعود شریعت کو قائم کرے گا۔ اور دین کو زندہ کرے گا۔ پس جماعت احمدیہ کو خدا کی طرف سے توفیق حاصل ہے کہ وہ خدا کی شریعت کو قائم کرتی ہے اور خدا کے مقرر کردہ حصوں کے مطابق ترکہ کی تقسیم کرتی ہے۔ اور اسی غرض کے لئے خدا نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ چنانچہ لاکھوں انسان جو احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ وہ اسلامی حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں مگر مسلم قوم کے بالمقابل یہ بہت تھوڑی نسبت ہے۔ خدا کرے مسلمان قوم من حیث الطاعت ان احکام کی پابندی کریں حضرت خلیفہ اول رضی فرماتے ہیں۔

"یہ وہ رکوع ہے۔ جس پر عمل مسلمانوں سے بہت کچھ اٹھ گیا ہے۔ لڑکیوں کو حصہ نہیں دیا جاتا" (درس القرآن صفحہ ۱۷۳)

نیز فرماتے ہیں:۔

قسمت مبدلہ۔ اب سن لو کہ کیا کچھ تبدیل کیا گیا ہے۔ سب سے اول تو یہ کہ لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیا جاتا۔ خدا تعالیٰ نے عورت کو حرث فرمایا ہے۔ اور زمین کو بھی۔ ایسا ہی زمین کو بھی ارض فرمایا ہے۔ اور عورتوں کو بھی

نیز فرماتے ہیں:۔

فانسوا انھم ؛ چنانچہ اس کا نتیجہ دیکھ لو کہ جب سے ان لوگوں نے لڑکیوں کو ورثہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

بہائی شریعت کی حقیقت

یہ شریعت دنیا میں شرک اور لامذہبیت پھیلانے کیلئے وضع کی گئی ہے

از مکرم عبدالرشید صاحب ارشد شاہد مربی جماعت احمدیہ کوئٹہ

بہائیت کے علمبرداروں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ قرآنی شریعت نعوذ باللہ ایک فرسودہ اور پرانی شریعت ہے۔ جو موجودہ ترقی یافتہ دور کی ضرورتوں اور تقاضوں کے مناسب حال نہ ہونے کی وجہ سے منسوخ ہو چکی ہے بہاء اللہ صاحب کی خودساختہ شریعت کی کتاب "کتاب اقدس" کے متعلق ان کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ تمام سابقہ شرائع سے بلحاظ اکمل اور اتم ہونے کے افضلیت کا درجہ رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی شریعت کی کتاب ہے جس کے بغیر موجودہ دور میں اصلاح عالم اور تربیت امم ناممکن ہے چنانچہ ابو الفضل صاحب بہائی عالم اپنی کتاب "الفرائد" میں لکھتے ہیں

"شریعت مقدسہ کہ اصلاح
عالم و تمدین امم جز بدان معقول
و متصور نیست تشریع فرمود
کتاب مستطاب اقدس کہ
دریاق اکبر است برائے
دفع امراض عالم و مغناطیس
اعظم است برائے جذب
قلوب امم از قلم اعلیٰ انشد"
(الفرائد صفحہ ۱۳)

ترجمہ:- اور شریعت کہ جس کے بغیر عالم کی اصلاح اور امتوں کا متمدن بننا عقل اور تصور میں نہیں آسکتا وہ شریعت ہے جو کتاب اقدس میں بیان ہوئی اور قلم اعلیٰ سے نازل ہوئی ہے۔ یعنی جسے خود مرزا حسین علی صاحب نوری الملقب بہاء اللہ نے تحریر کیا ہے۔ یہ شریعت دنیا کی امراض کے لئے تریاق اکبر اور جذب قلوب کے لئے مقناطیس اعظم ہے۔

اس اقتباس میں "قلم اعلیٰ سے نزول" بھی بہاء اللہ کی ایجاد کردہ عجیب اصطلاح ہے۔

بہر حال مرقومہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے کہ اہل بہاء کے نزدیک اس زمانہ میں بہائی شریعت ہی ایک ایسی شریعت ہے جس کے ذریعہ . . . . موجودہ دور کے مفاسد کی اصلاح ممکن ہے لیکن اب تنقیح طلب امر یہ ہے کہ آیا فی الواقعہ یہ دعویٰ عقل اور نقل کی رو سے بھی صحیح ہے یا نہیں؟۔ اس کے لئے

قارئین کرام کی خدمت میں شریعت بہائیہ کے بعض اوامر و نواہی پیش کئے جاتے ہیں۔ اور فیصلہ قارئین پر چھوڑا جاتا ہے کہ آیا فی الحقیقت یہ شریعت موجودہ مفاسد کی اصلاح اور دفع امراض روحانیہ کے لئے تریاق اکبر ہے یا روحانی اقدار اور اخلاق فاضلہ کے لئے سم قاتل۔ بدی اور گناہ سے انسان کو روکتی اور اس کا قلع قمع کرتی ہے؟ یا بدیوں اور کبیرہ گناہوں میں انسان کی حوصلہ افزائی کرتی اور اسے ہر قسم کے افعال شنیعہ کی کھلی چھٹی دے کر شرک اور لامذہبیت کو پھیلانا چاہتی ہے۔

سب سے پہلے شرک کو لیجئے۔ جو کہ کبیرہ گناہوں میں سے بھی سب سے بڑا گناہ ہے اسلام کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے آکر بنی نوع انسان کو شرک کی اس لعنت سے بکلی آزاد کیا۔ جس میں انسان صدیوں سے مبتلا چلا آرہا تھا۔ وہی عرب جو قبل از اسلام سینکڑوں بتوں کے پجاری تھے وہ اسلام کی برکت سے۔ خدائے واحد کے پرستار بلکہ عاشق صادق بن گئے۔ انہوں نے اپنے عمل اور قول سے توحید باری تعالےٰ پر اپنے ایمان کی پختگی کا وہ نمونہ پیش کیا۔ جس کی نظیر دیگر مذاہب میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ لیکن اس خودساختہ شریعت بہائیہ کا جسے سابقہ شرائع سے بڑی تحدی کے ساتھ افضل قرار دیا جاتا ہے۔ سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے آکر دوبارہ انسان کے گلے میں مشرکانہ و غلط عقائد و رسومات کی ایسی لعنتوں کو ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ جن سے قبل از اسلام "جاہلیت" میں بھی انسان بری اور آزاد تھا اس کے ثبوت میں خود بہاء اللہ صاحب کا دعویٰ اور ان کے بعد ان کے خاص جانشین عبدالبہاء عباس آفندی اور دیگر اہل بہاء کے عقیدہ اور عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے چند امثلہ مسلمہ بہائی کتب سے ہدیہ احباب کی جاتی ہیں۔

جناب بہاء اللہ صاحب اپنی کتاب "اقدس" کے صفحہ نمبر ۲۳۵ پر فرماتے ہیں

"الذی ینطق فی السجن
الاعظم اللہ لخالق الاشیاء
و موجد الاسماء قد حمل
البلایا لاحیاء العالم وانہ
لھو الاسم الاعظم الذی
کان مکنونًا فی ازل الازل"

ترجمہ:- وہ شخص جو عکا کے بڑے قید خانے میں بولتا ہے وہ تمام اشیاء کا پیدا کرنے والا ہے اور ان کے اسماء کو ایجاد کرنیوالا ہے۔ اس نے مصیبتوں کو اپنے اوپر دنیا کے زندہ کرنے کے لئے اٹھایا ہے یقیناً وہ اسم اعظم ہے جو ہمیشہ پوشیدہ تھا۔

اسی طرح بابی گروہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یا ملاء البیان قد اتی
منزلہ و مرسلہ" (اقدس صفحہ ۲۱۹)

ترجمہ:- کہ اے کتاب "البیان" کے سردارو یقیناً بابی شریعت کی کتاب البیان کو نازل کرنے والا اور بھیجنے والا خود آگیا ہے۔

مندرجہ بالا حوالوں سے یہ صاف ظاہر ہے کہ جناب بہاء اللہ صاحب کا دعوےٰ خدا ہونے کا تھا۔ اس کے بعد ہم ان کے متبعین کو دیکھیں گے کہ انہوں نے اپنے قول و کردار سے کیا ثبوت پیش کیا ہے۔

بدائع الآثار جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۳۰-۲۳۱ میں لکھا ہے کہ دوران سفر میں عبدالبہاء نے کہا "چون بروضہ مبارک دسم سر بر آستان گذارم و بجہت ہر یک از دوستان رجائے تائید کنم" کہ جب میں بہاء اللہ صاحب کے روضہ مبارک پر پہنچوں گا تو اپنا سر اس کے دروازے پر رکھ کر سب دوستوں کے لئے مدد طلب کروں گا۔

اسی طرح جب عبدالبہاء صاحب بالٹیمور میں پہنچے تو وہاں بھی انہوں نے یہی کہا کہ "جب میں ارض مقدسہ (یعنی عکہ) میں پہنچوں گا بہاء اللہ صاحب کے روضۂ مبارک پہ سر رکھ کر اپنے بال نوچتے ہوئے تم سب کے لئے مدد مانگوں گا" (بدائع الآثار جلد ۱ صفحہ ۳۶۶)

پھر لکھتا ہے "یقین است کہ حضرت بہاء اللہ شمارا تائید میفرمایند" کہ میں عبدالبہاء یقین رکھتا ہوں کہ حضرت بہاء اللہ تم سب کی مدد فرمائیں گے۔" (بدائع الآثار جلد ۱ صفحہ ۳۶۹)

ایک بہائی شاعر کہتا ہے ؎

رخ سوئے تو آوردم ازنے ما کا جان اسی
زاں روکہ تو ذری عالم معبودی و سلطانی
(دیوان نوش صفحہ ۹۳)

کہ اے بہاء اللہ جان کے مالک میں تیری طرف اس لئے متوجہ ہوا ہوں کہ تو دنیا کا معبود اور بادشاہ ہے

پھر اسی دیوان نوش کے صفحہ پر بہاء اللہ صاحب کے روضہ کو مخاطب کر کے ایک شعر لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اے روضۂ بہاء جو میری سجدہ گاہ ہے تیرے آستانہ کی خاک کے سوا اور کوئی آستانہ نہیں جس کو مخلوق سجدہ کرے۔

پھر لکھا ہے ؎

گر دیدہ انبیاء ہمہ ساجد برایں تراب
اے قبلہ گاہ کرّوبیاں روضۂ بہاء

اے روضۂ بہاء جو کہ فرشتوں کا قبلہ گاہ ہے اگر تجھے انبیاء کرام دیکھ لیتے تو (نعوذ باللہ) تمام کے تمام اسی مٹی پر سجدہ کرتے۔

مرزا حیدر علی اصفہانی بہائی مشنری اپنی کتاب بہجۃ الصدور کے صفحہ ۲۵۸ پر لکھتے ہیں:-

"کہ زائرین زیارت و طواف و تقبیل و سجدہ عتبہ مقدسہ رامی نمودہ و نمایندہ اند" کہ بہاء اللہ کے مقدس آستانہ پر زیارت کرنے والے لوگ سجدہ کرتے بوسہ دیتے اور طواف کرتے تھے اور اب بھی وہ ایسا کرتے ہیں۔

الغرض اس قسم کی سینکڑوں امثلہ ہیں جو مسلمہ بہائی کتب سے بہاء اللہ صاحب کے دعویٰ الوہیت کی تائید میں پیش کی جا سکتی ہیں لیکن مرقومہ بالا چند امثلہ بطور نمونہ از خروارے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ خود بہاء اللہ صاحب کا بھی یہی دعویٰ تھا اور یہی آپ کے متبعین کا ایمان اور یقین تھا کہ بہاء اللہ صاحب بادی النظر میں تو انسان تھے ور اپنے باطن کے لحاظ سے نعوذ باللہ وہی حقیقی مختار کل مالک ارض و سماء تھے جن کے اذن سے یہ سارا نظام عالم چل رہا ہے اور جن کی طرف سے گذشتہ تمام انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے تھے

اب اہل دانش خود فیصلہ فرمالیں کہ ایک ایسے انسان کو موجودہ بابیوں کی خودساختہ الوہیت مسیح کی طرح خدا تسلیم کرنا اور اس کی قبر پر سجدے کرنا اور اس کے مردہ جسم سے مدد طلب کرنا جس نے دیگر ذی حیات جانداروں کی طرح ماں کے پیٹ سے جنم پایا تھا تمام بشری لوازمات اس میں موجود تھے۔ تمام قسم کی حیوانی ضروریات مثل اکل و شرب کا محتاج تھا۔ مدت العمر حکومتوں کے زیر نگرانی قید و بند کی سختیاں جھیلتا ہوا بالآخر دیگر انسانوں کی طرح اپنی طبعی موت سے وفات پا گیا۔ یہ شرک اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

زمیندار احباب کی توجہ کے لئے

آج کل فصل ربیع اٹھائی جا رہی ہے اس لئے تمام زمیندار احباب سے التماس ہے چندہ جات کی ادائیگی کا بھی خیال رکھیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں

وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ٥ (سورہ انعام ع ۱۷)

اور وہی ذات ہے جس نے باغات پیدا کئے (ایسی بوٹیوں کے) جو چھت پہ چڑھائی جائیں اور کھجور اور کھیتی مختلف ہے۔ پھل اس کا۔ اور زیتون اور انار ملتے جلتے۔ تم اس کا پھل کھاؤ جب وہ پھل دے اور اس کا حق ادا کرو اس کے کاٹنے کے دن اور اسراف (زیادتی) نہ کیا کرو۔ کیونکہ وہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں پر اپنا فضل نازل کرتا ہے تو ان میں سے بعض یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی دخل نہیں۔ بلکہ جو کچھ انہیں ملا ہے وہ ان کی اپنی محنت کوشش یا خاندانی جائداد یا اثر رسوخ کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فصلیں اپنے بندوں کی خاطر ہی اگاتا ہوں۔ بے شک ان میں سے کھاؤ اور خوب کھاؤ اور اس میں سے اللہ کی راہ میں بھی ضرور دو۔ لیکن کسی معاملہ میں نہ تو فضول خرچی کرو اور نہ ہی رزق کی زیادتی تمہیں سرکشی اور گناہ پر ابھار سکے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جتنا زیادہ دے۔ چاہیئے کہ اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کے محتاج بندوں کی خدمت کی جائے۔ اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے دیا جائے۔

ان دنوں زمیندارہ جماعتوں کے عہدہ داروں کے لئے بھی خاص طور پر ثواب کمانے کا موقعہ ہوتا ہے۔ وہ ان دنوں اپنی محنت اور کوشش سے سلسلہ کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ مال جمع کر کے ثواب دارین حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے بھائیوں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر آمادہ کر کے ان کے لئے بھی خیر و برکت کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ پس میں تمام زمیندار احباب کو خواہ وہ عہدہ دار ہوں یا نہ ہوں۔ متنبہ کرتا ہوں کہ یہ ثواب کمانے کے دن ہیں۔ ان دنوں اپنے اپنے فرض کی ادائیگی میں ہرگز ہرگز سستی، غفلت یا لاپرواہی کو نزدیک نہ پھٹکنے دیں۔ بلکہ اللہ کی راہ میں مردانہ وار قدم آگے بڑھائیں۔ یاد رکھیں کہ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ٥ (سورہ عنکبوت ع ۱) جو شخص بھی جہاد کرے گا یعنی اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دے گا تو اس کا فائدہ یقیناً اسی کی ذات کو ہی پہنچے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تو تمام جہانوں سے غنی ہے یعنی وہ کسی کی کسی قسم کی خدمت کا بھی محتاج نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ متوجہ ہوں

سال ۵۸-۱۹۵۷ء کے بجٹ کی تشخیص کے لئے تمام جماعتوں کو بجٹ فارم معہ ہدایات تشخیص بھجوائے جا چکے ہیں۔ تمام سیکرٹریان مال و دیگر عہدہ داران کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا بجٹ تشخیص کر کے ۳۰ جون ۱۹۵۷ء سے قبل دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ ناظر بیت المال۔ ربوہ

روڈس سکالرشپ

مالیت ۴۰۰ پونڈ سالانہ آکسفورڈ میں دو یا تین سال کے لئے وظیفہ خوار اکتوبر ۱۹۵۸ء میں داخل ہوگا۔ شرائط۔ پاکستانی فرسٹ کلاس بی۔اے آنرز۔ فرسٹ کلاس ایم اے یا بلند سیکنڈ کلاس ایم۔اے یا ایم۔ایس۔سی عمر ۱-۱۰-۵۸ کو ۱۹ تا ۲۵۔ کھیلوں کی اچھی مہارت میمورنڈم و فارم درخواست ازاں

Mr Justice Artcheson Punjab
club Lahore

۲۰ سے حاصل ہوں۔ اور درخواستیں ۳۰-۶-۵۷ تک ان کو ارسال ہوں (پاکستان ٹائمز ۱۰-۵-۵۷) (ناظر تعلیم)

چند قابل توجہ اور مفید تجاویز

ہمارا کام مکمل ہو جائیگا اور آپ ثواب کے مستحق ہوں گے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یکم مئی ۱۹۵۸ء سے اب صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال شروع ہو چکا ہے۔ اور گذشتہ سال (یکم مئی ۱۹۵۷ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۵۸ء) کی اصل آمد حصہ آمد کے موصی احباب سے معلوم کرنے کے لئے ان کی خدمت میں بجٹ فارم بھجوائے جا رہے ہیں اور اخباری اعلانات کے علاوہ چٹھیوں کے ذریعہ بھی احباب کو توجہ دلائی جا رہی ہے کہ جب بھی ان کو یہ فارم ملے تو پندرہ بیس دن کے اندر اندر اس کو پُر کر کے واپس کر دیں۔ تا حسب قاعدہ پھر رجسٹریوں کے ذریعہ ان کو دوبارہ فارم بھجوانے پر زائد اخراجات نہ ہوں مگر روزمرہ کا مشاہدہ بتا رہا ہے کہ جس قدر فارم بھیجے جا چکے ہیں۔ ان کا پچیس فیصدی بھی واپس نہیں آ رہے۔ . . . . اس لئے نظارت بہشتی مقبرہ کی امداد کے لئے مندرجہ ذیل چند تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

اوّل:۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جو احمدیہ مساجد میں خود امامت کا فریضہ ادا کرتے ہیں وہ ہفتہ میں دو تین مرتبہ مختصر الفاظ میں موصی احباب کو توجہ دلا دیا کریں کہ جن کے پاس دفتر سے فارم پہنچ چکے ہوں (یا جس وقت بھی پہنچیں) وہ ان کو پُر کر کے جلد تر واپس کر دیں۔ اگر وہ خود امام نہیں تو جو صاحب امام الصلوٰۃ مقرر ہوں ان کے ذریعہ اعلان کروا دیا کریں۔

دوم:۔ امراء صاحبان و پریذیڈنٹ صاحبان اپنی اپنی جماعت کے سیکرٹری وصایا کو ہدایت فرمائیں کہ وہ حصہ آمد کے ہر دوست کے پاس تشریف لے جائیں اور ان کو یہ تحریک کریں

سوم:۔ گذشتہ مجلس مشاورت میں جو موصی اصحاب مختلف جماعتوں کی طرف سے بطور نمائندہ شامل ہوئے تھے ان پر یہ دوہرا فرض عاید ہوتا ہے کہ اپنا بجٹ فارم بھی پُر کر کے واپس کریں اور اپنے دوسرے موصی دوستوں سے بھی واپس کرائیں۔

چہارم:۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان مقامی صدر لجنہ اماء اللہ کو بھی تحریک کریں کہ وہ بھی اپنے حلقے میں حصہ آمد کی موصی مستورات کو توجہ دلائیں۔

پنجم:۔ حصہ آمد کے موصیوں کی تعداد اس وقت قریباً سات ہزار ہے۔ اور اخبار الفضل کے مستقل خریدار قریباً ساڑھے تین ہزار بیان کئے جاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہر موصی دوست اخبار الفضل کا خریدار نہیں ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ دفتر بہشتی مقبرہ کے جو اعلانات الفضل میں شائع ہوتے ہیں وہ ہر موصی دوست کو براہ راست نہیں پہنچتے۔ علاوہ ازیں ایک معقول تعداد موصیوں کی دیہات میں ناخواندہ بھی ہے۔ تو ایسے اصحاب پر اس فارم کو پُر کرنے کی ضرورت واضح کرنے کا ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ جو دوست الفضل کے خریدار ہیں (قطع نظر اس کے کہ وہ خود موصی ہیں یا غیر موصی) وہ اپنے موصی احباب کو جو الفضل کے خریدار نہیں ہیں اپنی ملاقاتوں میں توجہ دلائیں کہ اگر ان کو بجٹ فارم مل چکا ہو (یا جب بھی مل جائے) تو اسے پُر کر کے جلد تر دفتر کو واپس کر دیں تاکہ اس کے بعد ان کا سالانہ حساب تیار کر کے بھجوا دیا جائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک نظارت بہشتی مقبرہ کی آمد کو بڑھانے کا سوال ہے اس کا ایک ذریعہ بجٹ فارموں کا پُر کر کے جلد واپس کرنا یا کرانا بھی ہے۔ اگر کسی دوست کی طرف سے یہ فارم پُر ہو کر واپس نہیں آتے تو نہ ہم انہیں ان کی وصولیوں کا حساب بھیج سکتے ہیں اور نہ ہی یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنی سالانہ آمد کا پورا حصہ اپنی وصیت کے مطابق ادا کر دیا ہے۔

بظاہر ان تجویزوں میں کوئی عملی دقت نظر نہیں آتی۔ احباب اگر توجہ فرمائیں تو ان کی اعانت سے دفتر کو بہت سی سہولت ہو سکتی ہے۔ اور رجسٹریوں اور یاددہانیوں کا سینکڑوں روپیہ بھی بچ سکتا ہے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

درخواست دعا

میری ہمشیرہ گذشتہ ہفتہ عشرہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

چوہدری محمد بخش راجپوت تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

تپ دق — ایک مہلک مرض

(۱)

تپ دق کیا ہے ؟

تپ دق ایک ایسا مہلک مرض ہے جس کے نام سے ہی اس کی ہلاکت کا وہ خوفناک منظر سامنے آجاتا ہے جس سے انسان کانپ اٹھتا ہے قوم کو جو ناقابل تلافی نقصان اس مرض سے پہنچ رہا ہے اس کا اندازہ نہ صرف مرنے والوں اور اس مرض میں مبتلا اشخاص کی تعداد سے کرنا چاہیئے بلکہ اس بات کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ مریضوں اور ان کے لواحقین کو بیان سے باہر مالی و ذہنی تکالیف ہوتی ہیں اور مرنے والوں میں اکثریت پندرہ سے تیس برس تک کے نوجوان مردوں اور عورتوں کی ہوتی ہے جو ایک قوم کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔

تپ دق ایک متعدی مرض ہے۔ جس کا سبب ایک خاص قسم کے جراثیم ہوتے ہیں۔ جن کو انگریزی میں TUBERCLE BACILLUS کہتے ہیں۔ یہ بیماری جسم کے کسی حصہ میں ہوسکتی ہے۔ مگر عموماً اس کے جراثیم پھیپھڑوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس حالت میں بیماری کو پھیپھڑوں کی دق یا انگریزی میں PULMONARY TUBERCULOSIS کہا جاتا ہے بیماری کی یہ قسم سب سے زیادہ خطرناک اور چھوت سے لگنے والی ہوتی ہے

یہ مرض کیسے پھیلتا ہے ؟

یہ بیماری دنیا کے ہر حصہ کے انسانوں میں پائی جاتی ہے اور اس کے پھیلانے کا ذمہ دار زیادہ تر مریض ہی ہوتا ہے۔ عام طور پر مریض کے کھانسنے۔ چھینکنے یا تھوکنے سے جراثیم خارج ہوتے ہیں اور سانس کے ذریعے تندرست انسانوں میں داخل ہوتے ہیں۔ مریض کی استعمال شدہ اشیاء یعنی برتن، کپڑے، کھانا وغیرہ سے بھی بیماری لگنے کا امکان ہوتا ہے مریضوں کا جا بجا تھوکنا بہت خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ تھوک کے سوکھنے پر اس کے ذرے ہوا میں مل جاتے ہیں اور جراثیم آلودہ ہوا میں سانس لینے سے جراثیم پھیپھڑوں میں داخل ہوکر تندرست انسانوں کو بیمار بنا دیتے ہیں۔ اگر انسان کسی اور بیماری کی وجہ سے کمزور ہو یا تنگ و تاریک مکان میں رہتا ہو۔ غذا مناسب مقدار میں نہ کھاتا ہو۔ تو قوت مدافعت کم ہوجانے کے باعث اس بیماری کا حملہ آسانی سے ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اس سے ظاہر ہے کہ جتنا مریض کے قرب میں رہا جائے اتنا ہی مرض لگنے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ مرض کئی خاندانوں میں چھوت کی وجہ سے چلتا رہتا ہے۔ ورنہ بذات خود موروثی نہیں۔ جیسا کہ عموماً سمجھا جاتا ہے۔

انسانوں کے علاوہ جانوروں میں بھی یہ مرض پایا جاتا ہے۔ گائے جس کے دودھ پر ہماری چھوٹی نسل کی پرورش کا دارومدار ہے اس مرض کا شکار ہوسکتی ہے۔ دودھ کو بغیر ابالے پینے سے اس بیماری کے جراثیم بیمار جانوروں کے دودھ کے ذریعے چھوٹے بچوں میں منتقل ہوکر بیماری پیدا کر دیتے ہیں۔ انتڑیوں اور ہڈیوں کی دق اکثر اس سے ہوتی ہے

جب دق کے جراثیم کسی ایسے بدن میں داخل ہوں جس کی دفاعی قوت زائل ہوگئی ہو یا کم ہو تو خون کے سفید ذرات ان کے مقابلہ کے لئے ناکافی ہوتے ہیں۔ اور اگر جراثیم بے شمار تعداد میں داخل ہوجائیں جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے۔ جبکہ انسان کسی بیمار کے ساتھ مسلسل رہتا ہو تو ایسی صورت میں بدن حملہ آور جراثیم کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور بیماری غالب آجاتی ہے۔ وہ چھوٹے بچے جن کی مائیں پھیپھڑوں کی دق میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اس مرض کے جلد شکار ہوتے ہیں۔ یعنی ماں سے اس قدر نزدیکی اور طریقہ خوراک کی بدولت ان میں بیماری کے جراثیم بے شمار تعداد میں داخل ہوجاتے ہیں۔ یا تو پھیپھڑے کو بالکل ماؤف کر دیتے ہیں یا خون اور دماغ میں سرایت کرکے اس شدت کی بیماری پیدا کر دیتے ہیں کہ وہ جلد موت سے ہمکنار ہوجاتے ہیں۔

جب انسانی جسم توانا اور صحت مند ہو تو اگر جراثیم اس کے اندر داخل بھی ہوجائیں تو اس سے پیشتر کہ وہ نقصان پہنچائیں چھینک یا کھانسی کے ذریعے باہر آسکتے ہیں اور اگر پیٹ میں پہنچ جائیں تو معدہ کی تیزابیت والے مادہ سے مر جاتے ہیں۔ اگر جراثیم خون میں شامل ہوجائیں تو خون کے سفید دانے انہیں مار ڈالتے ہیں۔ لیکن اگر ان تمام قدرتی حفاظتی تدابیر سے بچ نکلیں تو وہ جسم میں گھر کر لیتے ہیں اور بڑھنے لگتے ہیں۔ خاص طور پر پھیپھڑے ان کی جائے قیام بنتے ہیں۔ پھیپھڑوں کے علاوہ دیگر جسم کے حصے بھی ان کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ جیسے گردن اور بغل کے غدود۔ ہڈیاں۔ جوڑ۔ گردے۔ آنکھیں کان اور جلد۔ دق کے جراثیم جب بلغم کے ساتھ پیٹ میں چلے جاتے ہیں تو آنتوں پر غلبہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اس طرح نرخرہ اور آواز کے آلات بھی بلغم سے جس میں بیماری کے جراثیم ہوں شکار ہوجاتے ہیں اس حالت میں آواز بھاری اور بھدی سی ہوجاتی ہے یا بالکل نہیں نکلتی۔

تپ دق قابل علاج ہے

گزشتہ چند سالوں سے تپ دق کے طریقۂ علاج میں بہت ترقی ہوچکی ہے۔ اب وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ مرض پھیپھڑوں کے تمام پرانے امراض میں سب سے زیادہ شفایاب کہلانے کا حق دار ہے

صحیح اور مسلسل نگرانی کے علاوہ آرام اچھی غذا اور مریض کی عمدہ دیکھ بھال علاج کے دوران میں اشد ضروری امور ہیں۔

عموماً اس مرض کے کسی دو مریضوں کی کیفیت یکساں نہیں ہوتی۔ اس لئے ڈاکٹری رائے اور مشورہ نہایت ضروری ہے۔

موجودہ طریق علاج کے سہارے تپ دق کا مریض اپنی تندرستی دوبارہ حاصل کرنے کے لئے کافی امید رکھ سکتا ہے۔ چند سال پہلے اس مرض کو ناقابل علاج تصور کیا جاتا تھا۔ خوش قسمتی سے اب اسے قابل علاج تسلیم کرلیا گیا ہے۔ جیسا کہ علاج کے نتائج سے ثابت ہوچکا ہے تپ دق کے مرض سے لوگ اتنا ڈرتے ہیں کہ وہ صحت یاب مریضوں سے بھی دور بھاگتے ہیں۔ حالانکہ ان سے بیماری پھیلنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ یہ رویہ نہ صرف ان کی ذہنی اذیت کا سبب بن جاتا ہے بلکہ انہیں معاشرے میں اپنے صحیح مقام سے بھی محروم کر دیتا ہے۔

علامات

تپ دق کا حملہ شاذ و نادر ہی ان اذیت ناک علامات سے شروع ہوتا ہے جو اس کے لئے عموماً ضروری سمجھی جاتی ہیں۔ مثلاً کھانسی بلغم بخار۔ کمزوری اور بھوک کی کمی۔ دراصل یہ علامات اس وقت نمودار ہوتی ہیں جبکہ بیماری کافی پرانی اور بڑھ چکی ہو۔ اس خطرناک مرحلہ پر پہنچنے سے بہت پہلے چند علامات ایسی ظاہر ہوتی ہیں جو اگرچہ چند دیگر امراض میں بھی پائی جاتی ہیں تاہم انہیں ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے اور فوراً ڈاکٹری معائنہ کرانا چاہیئے۔ وہ علامات یہ ہیں۔ بلاوجہ اور غیر معمولی تھکاوٹ جو کہ باوجود آرام کے بھی دور نہ ہو۔ کمزوری محسوس کرنا۔ وزن کا گھٹتے جانا۔ بھوک کا نہ لگنا۔ بعد دوپہر خفیف سی حرارت محسوس کرنا۔

پرانی اور بڑھتی ہوئی دق کا مریض حسب ذیل علامات سے پہچانا جاسکتا ہے۔ کھانسی کا مسلسل ہونا شام کا بخار رہنا۔ سوتے ہوئے شدت کا پسینہ آنا۔ بھوک نہ لگنا۔ جسم کا لاغر ہو جانا۔ چھاتی میں درد کا رہنا۔ بلغم کا خارج ہونا اور بلغم میں کبھی کبھی خون کا آنا۔

جب یہ مرض شباب پر ہوتا ہے تو بخار ہر وقت رہنے لگتا ہے۔ گاڑھا لیسدار۔ زرد رنگ کا یا سبزی مائل بلغم کھانسی کے ذریعے خارج ہوتا ہے اور رفتار تنفس بڑھ جاتا ہے۔ بیمار نہایت کمزور اور دبلا ہوجاتا ہے بھوک زائل ہوجاتی ہے۔ کبھی کبھی خون منہ سے کم یا زیادہ مقدار میں آجاتا ہے جس سے بیماری اور بھڑک اٹھتی ہے۔ اگر بیماری حلق میں پہنچ جائے تو آواز بیٹھنے لگتی ہے اور اگر پیٹ میں ہوجائے تو پیٹ میں شدید درد ہوتا ہے اور اسہال شروع ہوجاتے ہیں۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) میں نے صرف تین ماہ کے عرصہ میں امتحان مولوی فاضل کی تیاری کی ہے۔ ۱۵/ ماہ حال سے امتحان میں شریک ہو رہا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ خداوند عزوجل مجھے اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے

عزیز الرحمٰن منگلا مربی سلسلہ چک ۱۶۱ منگلا

(۲) کمترین ۱۵/ مئی سے منشی فاضل کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے احباب کرام سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(۳) جمعدار چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار چک ۹۹ 6-R ضلع منٹگمری بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے عبدالحق ناصر

سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ منٹگمری

(۴) میاں محمد شفیع صاحب ملازم کارخانہ ریلوے کیرج ورکشاپ ٹی۔بی سے بیمار ہیں اور ریلوے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ دین خان لاہور

— بقیہ لیڈر صفحہ ۲ —

ہے کہ حضور اقدس کا دعوے نبوت کا دعوے تھا۔ جیسا کہ آپ نے ہی اس مضمون میں کہا ہے۔

"دونوں جماعتیں یہ عقیدہ رکھتی ہیں۔ کہ خدا غیب کی خبریں بذریعہ مکالمہ و مکاشفہ اپنے مخلص بندوں کو دیتا ہے۔ جسے لغوی۔ جزوی۔ مجازی ظلی اور بروزی معنوں میں نبوت کہہ سکتے ہیں۔"

(پیغام صلح ۸ رمئی ۱۹۵۷ء)

لیکن آپ نے لکھا یہ محمود (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی ایجاد ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سرے سے نبوت کا دعوے کیا ہی نہیں۔ یہ ٹیڑھی پگ ڈنڈی ہے جس پر آپ بھٹک رہے ہیں۔ اور مخالفین احمدیت کو آوازیں مار رہے ہیں۔ مگر مودودی صاحب کا بیان تو آپ نے پڑھ ہی لیا ہوگا۔ وہ تو آپکو بھی محض اس لئے گردن زدنی سمجھتے ہیں۔ کہ آپ کو بھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سمجھتے ہیں۔ دیکھ لیجئے لفظی ہیر پھیر سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا اس لئے آؤ بھاگ کر آؤ۔ قافلہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ قافلہ سالار تیزی سے اسے آگے بڑھا رہا ہے۔

قائد خدام الاحمدیہ ربوہ کا انتخاب

بعض حالات کی بناء پر مرکز کی طرف سے امسال قائد خدام الاحمدیہ ربوہ کا انتخاب نہیں کرایا گیا تھا۔ بلکہ مرکز نے نامزدگی کی تھی۔ چونکہ اب حالات بہت کچھ سدھر گئے ہیں۔ اسلئے مرکزی مجلس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ نامزدگی کے حکم کو واپس لے کر قائد خدام الاحمدیہ ربوہ کا انتخاب کرا دیا جائے۔ چنانچہ اب یہ انتخاب مورخہ ۱۷ رمئی ۱۹۵۷ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مرکز کی نگرانی میں ہوگا۔

خدام الاحمدیہ ربوہ کے جملہ خدام کی حاضری بروقت لازمی ہوگی۔ عہدیداران مقامی اس امر کا انتظام کریں۔ کہ کوئی خادم غیر حاضر نہ ہو۔

[illegible]

بھارت کی طرف سے علاقائی سمندر کی حد بڑھانے پر لنکا کو تشویش

وزیر اعظم لنکا نے فوج کے اعلیٰ کمانڈروں کا اجلاس طلب کر لیا!

کولمبو ۱۵ رمئی۔ ہندوستان نے چند روز پہلے اپنے علاقائی سمندر کی حد تین میل آگے بڑھانے کا جو فیصلہ کیا تھا۔ لنکا کے وزیر اعظم مسٹر بندرانائیکے نے اس پر غور کے لئے تینوں فوجوں کے اعلیٰ کمانڈروں اور محکمہ دفاع کے اعلیٰ افسروں کی ایک کانفرنس طلب کی ہے۔

ایجنسی فرانس پریس کی اطلاع کے مطابق ہندوستان نے اپنے علاقائی سمندر کی حد بڑھانے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ لنکا کی حکومت کو جزیرہ لنکا کے آس پاس میں رہنے والے باشندوں کے حقوق ماہی گیری کے بارے میں خاص طور پر تشویش پیدا ہو گئی ہے۔

خیال ہے کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو اس ماہ کے آخر میں جب لنکا کے دورے پر جائیں گے۔ تو وزیر اعظم لنکا مسٹر بندرانائیکے اس سوال پر ان سے بات چیت کریں گے۔

مسجد فضل لنڈن میں اعتکاف

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کو مسجد لنڈن میں رمضان کے آخری عشرہ میں معتکف ہونے کی توفیق ملی الحمد للہ۔ امام صاحب مسجد لنڈن کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے اس سلسلہ میں ہر سہولت بہم پہنچائی۔ کیپٹن سید سعید احمد از لنڈن

تیس ہزار الجزائری قوم پرست ہلاک

الجزائر ۱۵ رمئی عام طور پر باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق الجزائر کے حریت پسندوں نے نومبر ۱۹۵۴ء میں فرانسیسی استبداد کے خلاف جدوجہد شروع کی تھی اس وقت سے اب تک تیس ہزار الجزائری حریت پسند ہلاک ہو چکے ہیں۔ الجزائر میں فرانسیسی فوج کے چیف آف سٹاف نے کل ایک بیان میں بتایا کہ فرانسیسی حکومت کے خلاف تحریک میں بارہ ہزار افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ان میں سے آٹھ ہزار مسلمان ہیں۔

کراچی ۱۵ رمئی۔ پاکستان نے پچھلے ماہ کے آخری پندرہ روز میں غیر ملکی خریداروں کے ہاتھ پٹ سن کی ایک لاکھ ۹۲ ہزار ۱۳ گانٹھیں فروخت کیں۔ ہندوستان سب سے بڑا خریدار تھا۔ اس نے ۸۰ ہزار گانٹھیں خرید کیں۔

اعلانات نکاح

محترم (لیفٹیننٹ) محمد اباس خان (ابن مدد خان صاحب مرحوم) کا نکاح امینہ بیگم صاحبہ بنت (میجر) چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی ایڈووکیٹ لائلپور کے ساتھ دس ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۵ مئی ۵۷ء کو مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین

(چوہدری عبد الواحد بی۔ اے نائب ناظر بیت المال)

— (۲) —

بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۵۷ء بشرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری سردار خان صاحب کلا چوہدری ساکن چک ۹ شمالی پنیار ضلع سرگودھا کا نکاح مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم امیر جماعت احمدیہ ضلع گجرات نے ہمراہ ملک اشتیاق احمد صاحب ولد محمد حسین صاحب ساکن چک ۴۶ ضلع سرگودھا ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب اس نکاح کے جانبین کے لئے مفید و بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (حافظ مبارک احمد سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ) چک ۹ شمالی پنیار ضلع سرگودھا

شریعت اسلامیہ کے مطابق ترکہ کی تقسیم

(بقیہ ص ۲)

دیا چھوڑا ہے۔ ان کی زمینیں ہندوؤں کی ہو گئی ہیں۔ جو ایک وقت سو گھماؤں زمین کے مالک تھے۔ اب دو بیگھہ کے بھی نہیں ہیں۔ یہ اسلئے کہ صریحاً پہ فرمان رکوع ۲ فرمایا ولہ عذاب مھین۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہوگی۔ عورتوں پر جو ظلم ہو رہا ہے۔ وہ بہت بڑھ گیا ہے۔ (دہ حصا القرآن)

جماعت احمدیہ کے احباب کو چاہیئے کہ خدا کی شریعت کو خود بھی قائم کریں۔ اور لڑکیوں اور عورتوں کو حصہ دیں۔ اور دلائیں اور اس کی تلقین جاری رکھیں۔

(قمر الدین مولوی فاضل انسپکٹر نظارت تعلیم)

اردن کی فوج اور پولیس کا انضمام

عمان ۱۵ رمئی۔ کل یہاں ایک اعلان میں بتایا گیا کہ اردن کی کابینہ نے پولیس کو فوج میں ضم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ یاد رہے پندرہ روز پیشتر ایک شاہی اعلان میں مارشل لاء کے قواعد کے مطابق پولیس کو فوج کے تحت کرنے کے منصوبہ کی منظوری دی گئی تھی۔ حفاظتی فوجوں نے کل ۲۶ اشخاص کو اردن میں حالیہ واقعات کے سلسلہ میں گرفتار کیا۔ گرفتار شدگان میں زیادہ تر اساتذہ ہیں ان میں بیت المقدس کے ایک کمیونسٹ لیڈر مسٹر طارق اعالی بھی ہیں۔ مسٹر اعالی پر گذشتہ ماہ بیت المقدس کو جلانے کی غرض سے عوام کو مشتعل کرنے کا الزام ہے اردن میں سکول غیر معینہ عرصہ تک بند رہنے کے بعد آج دوبارہ کھول دیئے گئے تھے دریں اثنا اردن کے وزیر دفاع اور فوجی گورنر جنرل مسٹر سلیمان ترکان نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اب کرفیو میں ایک گھنٹہ کی کمی کر دی جائے گی۔